صاحب ترتیب قضا نماز پڑھے بغیر بھولے سے وقتی نماز پڑھ لے تو کیا حکم ہے؟

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک صاحب ترتیب امام صاحب کی نمازِ فجر قضا ہو گئی اور انہوں نے بھول کر فجر کی قضاء کیے بغیر ظہر پڑھا دی، نماز پڑھانے کے بعد یاد آیا کہ میری تو نماز فجر کی قضا باقی رہتی ہے، اب آیا ان کی نماز ظہر ادا ہوئی یا نہیں؟

جواب

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں امام صاحب کی نمازِ ظہر درست ادا ہوئی، کیونکہ فقہائے کرام رحمھم اللہ تعالی کے ارشادات کے مطابق اگر صاحبِ ترتیب (یعنی وہ شخص جس کی کوئی نماز قضا نہ ہو یا چھ سے کم نمازیں قضا ہوں) کو قضا نماز یاد نہ رہے اور وہ بھولے سے وقتی نماز پڑھ لے، تو اس صورت میں وقتی نماز ہو جاتی ہے، کہ بھول جانا شرعاً ایسا عذر ہے جس کے سبب نمازوں کی ترتیب ساقط ہو جاتی ہے۔

قضا نماز بھول جانے کے سبب قضا و ادا نماز میں ترتیب لازم نہیں رہتی، چنانچہ تنویر الابصار مع در مختار میں ہے: "فلا یلزم الترتیب (إذا ضاق الوقت ۔۔۔ أو نسیت الفائتة) لأنه عذر" ترجمہ: جب نماز کا وقت تنگ ہو یا قضاء نماز بھول جائے تو (ان کے درمیان) ترتیب لازم نہیں رہتی، کیونکہ بھول جانا ایک عذر ہے۔ (الدر المختار شرح تنویر الابصار، ص 97، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

قضا نماز بھولنے کے سبب ترتیب کیوں ساقط ہو جاتی ہے؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے امام برہان الدین ابن مازہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "الترتیب یسقط بعذر النسیان، وبضیق الوقت وبکثرة الفوائت. أما بالنسیان؛ فلأنه عاجز عن شرائط التکلیف ولا تکلیف مع العجز؛ ولأن مراعاة الترتیب عرفت بالخبر، والخبر یتناول حالة الذکر لا حالة النسیان، بل في حالة النسیان خبر آخر بخلافه، وهو ما روي أن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم خرج یوما لیصلح بین حیین، فنسي صلاة العصر، وصلی المغرب بأصحابه ثم قال لأصحابه: هل رأیتموني

صلیت العصر، فقالوا: لا، فصلی العصر ولم یعد المغرب"ترجمہ: بھول جانے کے عذر، تنگیِ وقت، اور فوت شدہ نمازوں کی تعداد (پانچ سے) زیادہ ہونے کے سبب ترتیب ساقط ہو جاتی ہے۔ بھولنے کے سبب اس وجہ سے کہ بھولنے والا مکلف ہونے کی شرائط سے عاجز ہو جاتا ہے، اور عاجز و بے بس شخص مکلف نہیں ہوتا۔ نیز ترتیب کی رعایت حدیث سے ثابت ہے، اور حدیث حالتِ یاد میں لاگو ہوتی ہے، نہ کہ بھولنے کی حالت میں، بلکہ بھولنے کی حالت میں ایک اور حدیث ہے جو اس کے برعکس ہے، جیسا کہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن دو قبیلوں کے درمیان صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے، تو اس دوران آپ کی نمازِ عصر بھولے سے رہ گئی، اور آپ نے مغرب کی نماز صحابہ کے ساتھ ادا فرمائی۔ بعد میں آپ نے صحابہ سے فرمایا: "کیا تم نے مجھے عصر پڑھتے دیکھا؟" انہوں نے کہا: نہیں۔ تو آپ نے نماز عصر ادا فرمائی، لیکن نماز مغرب نہیں دہرائی۔ (المحیط البرہانی فی الفقہ النعمانی، ج 1، ص 531، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

صاحبِ ترتیب بھول کر قضا نماز پڑھنے سے پہلے وقتی نماز پڑھ لے، تو اس متعلق فتاویٰ قاضیخان میں ہے: "ولو تذکر صلاۃ قد نسیھا بعد ما أدی وقتیۃ، جازت الوقتیۃ ولا یظھر الترتیب عند النسیان"ترجمہ: اگر (صاحبِ ترتیب) قضا نماز پڑھنا بھول گیا اور وقتی نماز پڑھنے کے بعد یاد آیا، تو وقتی نماز ہو گئی، اور بھولنے کے وقت ترتیب ظاہر نہیں ہوگی۔ (فتاویٰ قاضیخان، جلد 1، صفحہ 104، مطبوعہ کراچی)

اسی حوالے سے بہار شریعت میں ہے: "قضا نماز یاد نہ رہی اور وقتیہ پڑھ لی پڑھنے کے بعد یاد آئی تو وقتیہ ہو گئی اور پڑھنے میں یاد آئی تو گئی۔" (بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 705، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: PIN-7639

تاریخ اجراء: 02 ربیع الاول 1447ھ/27 اگست 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net